سوال

ئی کی شرعی حیثیت (4)

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض اوقات کسی جرم کی تحقیق کرنے کی غرض سے قبر کشائی کی ضرورت پڑتی ہے، اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ ہمارے ہاں کچھ اہل علم اسے اچھا خیال نہیں کرتے، اس کے متعلق قرآن وحدیث کے مطابق وضاحت کریں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ں علم حضرات کا موقف ہے کہ اگر میت کو غسل دیئے بغیر یا جنازہ پڑھے بغیر دفن کیا گیا ہو تو اسے غسل دینے یا جنازہ پڑھنے کے لئے قبر سے نکالا جا سکتا ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس موقف سے اتفاق نہیں کیا بلکہ ان کی تردید کرتے ہوئے اپنی صحیح میں ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے: ''کیا کسی ؛

متہ اللہ علیہ کا مقصد یہ ہے کہ میت کو مذکورہ بالا دو اسباب کے علاوہ اگر ضرورت ہو تو قبر سے نکالنے میں چنداں حرج نہیں۔ چنانچہ اس سلسلہ میں انہوں نے دو احادیث ذکر کی ہیں، ایک حدیث میں ہے کہ رئیس المنافقین عبداللہ بن اُبی کو قبر میں ڈالا جا چکا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کے

وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ آپ نے اس کے بیٹے حضرت عبداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ جو مسلمان تھا اس کی حوصلہ افزائی کی تھی، اس حدیث میں میت کو دفن کرنے کے بعد نکالنے کا بیان ہے جو قبر کشائی کے بغیر ممکن نہیں ہے، اس لئے کسی شرعی عذر کی وجہ سے میت کی قبر کشائی کی جا سکتی ہے۔ امام بخار'

ے والد کے ہمراہ قبر میں ایک اور شہید بھی دفن کیا گیا تھا لیکن میرا دل اس پر راضی نہیں ہو رہا تھا، میں نے اس کی لاش نکال کر دوسری قبر میں دفن کر دی ا'' [3] حدیث کے مطابق حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اپنی خواہش کی تکمیل کے لئے اپنے والد کی قبر کشائی کی اور اسے نکال کر دوسری قبر میں دفن کیا، اس بنا

---

[1] صحیح البخاري، الجنائز، باب ۷۷۔

[2] صحیح البخاري، الجنائز: ۱۳۵۰۔

[3] صحیح البخاري، الجنائز: ۱۳۵۲۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:174

محدث فتویٰ